فون نمبر ۹۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم جمعہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۲۵/۶۰ | ۱۴ محرم ۱۳۹۰ھ ، ۱۲ امان ۱۳۵۰ ہش ، ۱۲ مارچ ۱۹۷۱ء | نمبر ۵۸

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

"کل طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی"

(محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب)

ربوہ ۱۰ امان۔ آج حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت بفضلہٖ تعالیٰ بہتر رہی۔ احباب جماعت حضور کی کامل صحت یابی کے لئے بہت سوز اور درد والحاح سے دُعائیں جاری رکھیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۱ امان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت چند روز سے نزلہ اور سردرد کی تکلیف کے باعث ناساز تھی آج صبح طبیعت پہلے کی نسبت قدرے بہتر ہے۔ احباب جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحت کاملہ وعاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے توجہ در التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں محترم جناب صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقفِ جدید ایک اہم تصنیف کے سلسلہ میں چھ ماہ کے لئے فارغ کئے گئے ہیں۔ حضور نے اس عرصہ میں خاکسار کو علاوہ دیگر مفوضہ فرائض کے قائم مقام ناظم ارشاد بھی مقرر فرمایا ہے۔ احباب نظامتِ ارشاد سے متعلقہ خط وکتابت محض ناظم ارشاد وقفِ جدید کے پتہ پر فرمایا کریں۔ کسی کا نام لکھنے کی ضرورت نہیں۔

ابو العطاء جالندھری
قائم مقام ناظم ارشاد وقف جدید

مجلس نصرت جہاں کے پروگرام

"آگے بڑھو"

کے تحت تیسرے ڈاکٹر مع اہل وعیال اکرہ (غانا) ۲ مارچ کو پہنچ گئے ہیں الحمد للہ۔ (ان کے پہنچنے کی اطلاع بذریعہ تار موصول ہو چکی ہے۔)

سیکرٹری مجلس نصرت جہاں
وکالتِ تبشیر تحریک جدید ربوہ

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام

انسان کے دراصل دو وجود ہوتے ہیں ایک وجود وہ ہے جسے ہم دیکھتے ہیں

اس کے علاوہ ایک اور وجود بھی انسان کو دیا جاتا ہے جو صادق کی صُحبت میں تیار ہوتا ہے

"انسان اصل میں اُنسان سے ہے یعنی دو محبتوں کا مجموعہ ہے۔ ایک اُنس وہ خدا سے کرتا ہے دُوسرا انس انسان سے چونکہ انسان کو تو اپنے قریب پاتا اور دیکھتا ہے اور اپنی بنی نوع کی وجہ سے اس سے جھٹ پٹ متاثر ہو جاتا ہے اس لئے کامل انسان کی صحبت اور صادق کی معیّت اُسے وہ نور عطا کرتی ہے جس سے خُدا کو دیکھ لیتا ہے اور گناہوں سے بچ جاتا ہے۔

انسان کے دو اصل وجود ہوتے ہیں۔ ایک وجود تو وہ ہے جو ماں کے پیٹ میں تیار ہوتا ہے اور جسے ہم تم سب دیکھتے ہیں جسے لیکر وہ باہر آجاتا ہے اور یہ وجود بلا کسی فرق کے سب کو ملتا ہے لیکن ایک اور وجود بھی انسان کو دیا جاتا ہے جو صادق کی صُحبت میں تیار ہوتا ہے۔ یہ وجود بظاہر ایسا نہیں ہوتا کہ ہم اُسے چھو کر یا ٹٹول کر دیکھ لیں مگر وہ ایسا وجود ہوتا ہے کہ اس وجود پر ایک قسم کی مَوت وارد ہو جاتی ہے۔ وہ خیالات وہ افعال اور حرکات جو اس سے پہلے صادر ہوتے تھے یا دل میں گذرتے تھے یہ ان سے بالکل الگ ہو جاتا ہے اور شبہات سے جو اس کے دل کو تاریک کئے رہتے تھے ان سے اس کو نجات مل جاتی ہے اور یہی وجود حقیقی نجات ہوتی ہے جو سچّی پاکیزگی کے بعد ملتا ہے۔ کیونکہ جب تک شبہات سے نجات نہیں اس کو تاریکی سے نجات نہیں اور سچّی پاکیزگی اسے میسّر نہیں اور وہ خدا کو دیکھ نہیں سکتا۔ اس کی عظمت وہیبت کا اس کے دل پر اثر نہیں ہو سکتا۔ اور سچ تو یہ ہے کہ وہ خدا کو دیکھ نہیں سکتا اور جو شخص اس دنیا میں خدا کو دیکھنے سے بے نصیب ہے وہ قیامت کو بھی محروم ہی ہوگا جیسے خدا نے خود فرمایا ہے مَنْ کَانَ فِیْ ھٰذِہٖٓ اَعْمٰی فَھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ اَعْمٰی۔ اس سے یہ مراد تو نہیں ہو سکتی کہ جو اس دنیا میں اندھے ہیں وہ قیامت کو بھی اندھے ہی ہونگے۔ بلکہ اسکا مفہوم یہی ہے کہ خدا کو ڈھونڈنے والوں کے دل نشانات سے ایسے منور کئے جاتے ہیں کہ وہ خدا کو دیکھ لیتے ہیں اور اس کی عظمت وجبروت کا مشاہدہ کرتے ہیں یہانتک کہ دُنیا کی ساری عظمتیں اور بڑائیاں اُنکی نگاہ میں ہیچ ہو جاتی ہیں۔ اور اگر خدا کو دیکھنے کی آنکھیں اور اسکے دریافت کرنے کے حواس اس دُنیا میں اسکو حصّہ نہیں ملا تو اس دوسرے عالم میں بھی نہیں دیکھ سکے گا۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۶۰۶)

(مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۲؍امان ۱۳۴۵ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ادعونی استجب لکم

ایک دوست اسی ناکامی کی وجوہات پر بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"یہ دیوانگی یونہی ہنسی خوشی پیدا نہیں ہو جاتی۔ یہ دعوت حق کے ساتھ والہانہ وابستگی سے پیدا ہوتی ہے جس تناسب سے انسان کے اندر اس مقدس نصب العین سے محبت بڑھتی چلی جاتی ہے۔ اسی نسبت سے اس میں "دیوانگی" کی سی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اور وہ اس کے حصول کے لئے مزاحمتوں اور مخالفتوں سے نبرد آزما ہوتے ہوئے دیوانہ وار آگے بڑھتا ہے۔ ایک انسان اس مقصد کے لئے کس حد تک دیوانہ ہے اس کے لئے کوئی لگا بندھا پیمانہ نہیں انسان کا اس سے جس قدر تعلق گہرا ہوتا ہے اسی نسبت سے اس کی جدوجہد اور تگ و تاز میں بھی اضافہ ہوتا رہتا ہے مولانا جلال الدین رومیؒ نے اپنی مثنوی میں اس کیفیت کو ایک حکایت میں یوں بیان کیا ہے کہ کچھ مرد اور عورتیں باہر کھیتوں میں کام کر رہی تھیں پاس ہی ان کے بچے کھیل رہے تھے۔ اسی اثناء میں ایک عقاب ایک ننھے سے بچے پر جھپٹا اور اسے اٹھا کر لے گیا عقاب کو پکڑنے اور بچے کو اس سے آزاد کروانے کے لئے سب مرد اور عورتیں اس کے پیچھے بھاگنے لگے جن لوگوں کا تعلق دور کا تھا وہ چند قدم بھاگ کر واپس آ گئے خاندان کے افراد نے اس کا نسبتاً دور تک پیچھا کیا۔ جو اس بچے سے جس قدر قریبی تعلق رکھتا تھا اس نے اسی قدر اس عقاب کا زیادہ تعاقب کیا حتیٰ کہ وہ پہاڑ کی ایک بلند ترین چوٹی پر بیٹھ گیا اس بچے سے تعلق رکھنے والے سب تھک ہار کر بیٹھ گئے مگر اس کی ماں جو دیکھنے میں بڑی نحیف تھی وہ بالآخر اس چوٹی پر پہنچنے میں کامیاب ہوئی اور اس نے اپنے بچے کو اس سے آزاد کروا کر ہی دم لیا۔"

(ترجمان القرآن مارچ ۱۹۶۶ء)

سوال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کام سے ایسا تعلق جو دیوانگی کی حد تک پہنچ جائے کب پیدا ہوتا ہے۔ یہ تعلق اس وقت پیدا ہوتا ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کے وجود کا اس طرح حق الیقین ہو جس طرح ماں کو حق الیقین تھا کہ یہ بچہ جس کو عقاب لے اڑا ہے اس کا بچہ ہے۔ اسلئے ضروری ہے کہ کوئی ایسا ذریعہ ہونا چاہیئے جو ہمیں اس غیب الغیب ہستی کے وجود کے متعلق جیسا کہ ماں کو حق الیقین تھا ایسا ہی حق الیقین پیدا کرے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ایسے ذرائع بتائے ہیں ان میں سے ایک ذریعہ اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا ہے

ادعونی استجب لکم

یعنی مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قبولیت دعا ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ کے وجود پر حق الیقین پیدا ہوتا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"دعا اور استجابت میں ایک رشتہ ہے کہ ابتداء سے اور جب سے کہ انسان پیدا ہوا برابر چلا آتا ہے۔ جب خدا تعالیٰ کا ارادہ کسی بات کے کرنے کے لئے توجہ فرماتا ہے تو سنت اللہ یہ ہے کہ اس کا کوئی مخلص بندہ اضطراب اور کرب اور قلق کے ساتھ دعا کرنے میں مشغول ہو جاتا ہے اور اپنی تمام ہمت اور تمام توجہ اس امر کے ہو جانے کے لئے مصروف کرتا ہے۔ تب اس مرد فانی کی دعائیں فیوض الٰہی کو آسمان سے کھینچتی ہیں۔ اور خدا تعالیٰ ایسے نئے اسباب پیدا کر دیتا ہے۔ جن سے کام بن جائے۔ یہی دعا ہے جس سے خدا پہچانا جاتا ہے اور اس ذوالجلال کی ہستی کا پتہ لگتا ہے۔ جو ہزاروں پردوں میں مخفی ہے دعا کرنے والے کے لئے آسمان زمین سے نزدیک آ جاتا ہے اور دعا قبول ہو کر مشکلکشائی کے لئے نئے اسباب پیدا کئے جاتے ہیں اور اس کا علم پیش از وقت دیا جاتا ہے اور کم سے کم میخ آہنی کی طرح قبولیت دعا کا یقین غیب سے دل میں بیٹھ جاتا ہے سچ یہی ہے کہ اگر دعا نہ ہوتی تو کوئی انسان خدا شناسی کے بارے میں حق الیقین تک نہ پہنچ سکتا۔

دعا سے الہام ملتا ہے۔ دعا سے ہم خدا تعالیٰ کے ساتھ کلام کرتے ہیں جب انسان اخلاص اور توحید اور محبت اور صدق اور صفا کے قدم سے دعا کرتا کرتا فنا کی حالت تک پہنچ جاتا ہے تب وہ زندہ خدا اُس پر ظاہر ہوتا ہے جو لوگوں سے پوشیدہ ہے۔ دعا کی ضرورت نہ صرف اس وجہ سے ہے کہ اپنے دنیوی مطالب کو پا دیں۔ بلکہ کوئی انسانی بغیر ان قدرتی نشانوں کے ظاہر ہونے کے جو دعا کے بعد ظاہر ہوتے ہیں۔ اس سچے ذوالجلال خدا کو پا ہی نہیں سکتا۔ جس سے دل دور پڑے ہوئے ہیں۔ نادان خیال کرتا ہے کہ دعا ایک لغو اور بیہودہ امر ہے مگر اسے معلوم نہیں کہ صرف ایک دعا ہی ہے جس سے خداوند ذوالجلال ڈھونڈنے والوں پر تجلی کرتا اور انا القادر کا الہام ان کے دلوں پر ڈالتا ہے۔ ہر ایک یقین کا بھوکا اور پیاسا یاد رکھے کہ اس زندگی میں روحانی روشنی کے طالب کے لئے صرف دعا ہی ایک ذریعہ ہے جو خدا تعالیٰ کی ہستی پر یقین بخشتا اور تمام شکوک و شبہات دور کر دیتا ہے۔ کیونکہ جو مقاصد بغیر دعا کے کسی کو حاصل ہوں وہ نہیں جانتا کہ کیونکر اور کہاں سے اس کو حاصل ہوئے۔

(ایام الصلح)

قطعہ

گو ان کا نور دل اب تک چراغ راہ ایماں ہے
گو ان کا نور دل تاریکیوں میں جلوہ افشاں ہے
دلوں میں بجھ گئے اب چراغ ان کے نہیں جلتے
فقط میلے ہیں عرسوں کے مزاروں پر چراغاں ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سوئٹزرلینڈ میں عیدالاضحیہ کی تقریب سعید

مسجد محمود زیورک میں مختلف رنگ و نسل کے مسلمانوں کا ایمان افروز اجتماع

(مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ بی اے ایل ایل بی امام مسجد محمود سوئٹزرلینڈ)

یورپ کے تثلیث کدوں کے درمیان خدائے واحد کے پرستاروں کے لئے مساجد بنانے کا تصور، ان گنت صلیبوں کے درمیان ایک ہلال کے بلند ہونے کا نظارہ بے پناہ دولت کے مالک کلیسیاؤں کے مقابلہ میں ایک "پسماندہ" ملک کی ایک چھوٹی سی جماعت کی طرف سے اپنے محبوب امامؑ کے ارشاد کی تعمیل میں مسلم مشن کا قیام اور عین یورپ کے قلب میں زیورک کی شاہراہ پر مغرب کے لئے حقیقی نجات اور دائمی امن کی نشاندہی کے لئے مسجد کی تعمیر پر درد مند مسلمانوں کے قلب میں عظمت و عزت کا احساس پیدا کرتا ہے۔ بعض لوگ آتے ہیں اور مسجد میں داخل ہو کر اس طرح سکون کا سانس لیتے ہیں جیسے کوئی دشمن اُن کا تعاقب کر رہا تھا اور وہ حصار عافیت میں داخل ہو گئے ہیں یا لق و دق ریگستان میں ایک مرغزار نظر آ گیا۔ بعض بے ساختہ کہہ اُٹھتے ہیں یہاں آ کر ہم اس امید سے سرشار ہو جاتے ہیں کہ اسلام ایک دفعہ پھر ترقی کرے گا۔

عید کی تقریب جہاں مقامی جماعت احمدیہ میں وحدت کے احساس کے ساتھ گونہ فخر کا احساس پیدا کرتی ہے۔ وہاں غیر از جماعت احباب کے لئے اس پردیس میں اپنے دیس کا ماحول پیدا کر دیتی ہے۔ وہ میٹھی اور مترنم آواز میں قرآن کریم سنتے ہیں تکبیریں کانوں میں گونجتی ہیں۔ اس کی خوبیوں کا تذکرہ ہوتا ہے۔ اور اس طرح احساسِ کمتری احساس برتری میں بدل جاتا ہے۔ اس کام میں مبلغ کی خوبیوں کا حصہ بھی ہوتا ہے۔ کیونکہ عمارت کے ہر گوشہ کو مہمانوں کے لئے تیار کرنا ہوتا ہے۔ اور صرف نماز کا ہی نہیں وسیع مہمان نوازی کا اہتمام کرنا ہوتا ہے۔

عید کے لئے آٹھ سو دعوت نامے طبع کروائے گئے۔ جو بذریعہ ڈاک بھجوائے گئے۔ اور ملنے والے احباب کو پیش کئے گئے۔ ذاتی تعلقات کے باعث کئی ایک خطوط بھی لکھے گئے۔ تینوں منزلوں میں زیادہ سے زیادہ جگہ بنانے کے لئے فرنیچر کا ادل بدل کیا گیا۔ ہر جگہ قالینوں سے فرش تیار کر دیا گیا۔ پریس کے لئے حسب معمول ایک علیحدہ کمرہ آراستہ کیا گیا۔ چائے کافی، کورات اور پھر دوپہر کے کھانا کا اہتمام کیا گیا۔ چھ فروری کو عید تھی۔ اس موقع پر سارے سوئٹزرلینڈ بلکہ ہمسایہ ممالک سے بھی نمازی آتے ہیں۔ لوگ فون کرتے اور نماز عید کا وقت دریافت کرتے رہے۔ عید کی صبح سب سے پہلے جس پارٹی کو خوش آمدید کہا وہ جرمنی سے تقریباً چھ بجے یہاں پہنچی۔ اس پارٹی کے احباب یوگوسلاویہ کے ہیں۔ کل جرمنی کے کارخانہ میں کام کرتے ہیں۔ ایک مدت وہاں گذر چکی تھی۔ اور نہ جانے کب سے مسجد کے دیکھنے کی تمنا تھی اور اب عید پر آنے کی توفیق پائی۔ ان کے لئے ہر چیز نئی تھی! ادھر ادھر گھومتے اور مختلف سوالات کرتے رہے نماز فجر کا وقت ہو گیا۔ ان میں سے ایک کو اذان دینے کی دعوت دی گئی۔ اسی اثناء میں اور بھی کئی مہمان پہنچ گئے تھے۔ اور سب نے اکٹھی فجر کی نماز باجماعت ادا کی۔ اس کے بعد تلاوت فرمانا اور تکبیرات کا سلسلہ شروع ہوا۔ جو نماز عید تک جاری رہا۔

آنے والوں میں کچھ وہ بھی تھے جو پہلی بار میری دعوت پر عید کے لئے آئے اور وہ بھی تھے جنہیں آج پہلی بار دیکھا۔ وہ بھی تھے جنہیں اللہ نے صلیب سے چھڑوا کر اسلام کے روحانی تخت سے نوازا اور وہ بھی تھے جو ہر موقع پر مسجد کی زینت ہوتے ہیں۔ یہ آنے والے معاشرہ کے مختلف طبقات سے تعلق رکھتے تھے۔ پروفیسر تھے اور طالب علم تھے۔ انجنیئر تھے اور مزدور تھے۔ جرمن زبان کے علاوہ پانچ سات دیگر زبانیں جاننے والے تھے اور ایسے بھی تھے جنہیں جرمن کے صرف چند جملے ہی آتے تھے اور وہ کسی ترجمان کے محتاج تھے۔ سائنس اور فلسفہ اور قانون کے ڈاکٹر تھے اور نیم خواندہ بھی تھے۔ مغرب سے تھے اور مشرق سے بھی تھے۔ اس تقریب نے سب کو لا کر بلا تفریق اکٹھا کر دیا۔ اوپر کی منزل بھر گئی تو تہ خانہ میں جانے شروع ہوئے۔ جب وہاں بھی جگہ نہ رہی تو داخلہ کے ہال اور اس کے ساتھ سکونتی مکان کے ایک کمرہ میں جگہ پائی۔ خواتین کے لئے اندر کے کمروں میں انتظام تھا۔

ساڑھے نو بجے ٹیلی ویژن والوں کی ٹیم پہنچ چکی تھی۔ فوٹو پریس کے نمائندہ بھی آ گئے تھے۔ خاکسار استقبال کی خدمت اپنے رفقاء کے سپرد کر کے جم غفیر میں سے گذرتا ہوا محراب تک پہنچا۔ دور و نزدیک سے آنے والے احباب اور خواتین کو خوش آمدید کہا شکریہ ادا کیا۔ نماز کی تکبیرات بتائیں اور کچھ انتظار کے بعد نماز شروع کر دی۔ مائکروفون کی آواز لاؤڈ سپیکروں کے ذریعہ عمارت کے کونہ کونہ تک پہنچی۔ ۶۷ء میں اس عمارت میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی زبان پر جاری ہوا "مبارکٌ و مبارکٌ وکلُّ اَمْرٍ مبارکٌ یجعل فیہ" آج اس کے فرش پر تینوں منزلوں میں سینکڑوں جبینیں بارگاہ ایزدی میں سجدہ کناں تھیں۔ نماز کے بعد خاکسار نے قربانی کی حکمت کے موضوع پر خطبہ دیا۔ اور بعد میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے خاص طور پر دعا کی گئی۔

اس کے بعد خاکسار نے ترکی زبان بولنے والے احباب کو بتایا کہ اس خطبہ کا مختصر ترجمہ ڈاکٹر لونا بلو اس سنائیں گے وہ سن لیں۔ چنانچہ انہوں نے ترکی زبان میں خطبہ کا ترجمہ سنایا۔ مہمانوں کے لئے چائے اور ماکولات کا اہتمام تھا۔

ساڑھے بارہ بجے سب احمدی اور دیگر خاص تعلق رکھنے والے احباب اور معززین ظہرانہ پر مدعو تھے۔ یورپ کے انداز کے خلاف مردوں اور خواتین کے کھانے کا علیحدہ علیحدہ انتظام تھا۔ تقریباً یکصد نے کھانا کھایا۔ یہ کھانا بھی دراصل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لنگر خانہ کا ہی ایک حصہ ہے۔

شام کو ٹیلی ویژن نے عید کی تقریب کا نظارہ نہ صرف جرمن علاقہ کے لئے بلکہ فرنچ سوئٹزرلینڈ کے لئے بھی دکھایا عید کی فلم اور روئداد پیش کرنے سے قبل پہلے مسجد کا باہر کا منظر اٹھایا پھر مسجد میں خطبہ اور بعد میں تہ خانہ میں نمازیوں کو دکھایا۔ ہر جگہ خدائے واحد کے پرستار جمع تھے۔

ایک صاحب جو سوئٹزرلینڈ کی پوٹی کی صنعتی فرم کے نمائندہ تھے عید کے بعد ضیافت و مہمان نوازی کے لئے اپنے جذبات تشکر پیش کرنے آئے خاص طور پر اس امر پر مسرت کا اظہار کیا کہ اتنی بڑی شخصیتوں سے ملاقات ہو گئی۔ انہیں شاید یہ خیال نہ تھا کہ سوئٹزرلینڈ میں اوپر کے طبقات میں بھی مسلمان موجود ہیں اور وہ مسجد میں آتے ہیں انجنیئر کو پہلی بار عید ہمارے ساتھ پڑھنے کا موقع ملا۔ زیورک یونیورسٹی کے ایک غیر مسلم پروفیسر اب کے اوپر پہنچ ہی نہ سکے۔ میں نے سمجھا کہ شاید آتے ہی نہیں۔ عید کے بعد ان کا خط آیا کہ وہ نماز میں شریک ہوئے مگر مل نہ سکے۔ گذشتہ ہفتہ وہ خاص طور پر ملنے کے لئے آئے۔ اس تقریب پر بہت سے سوئس احباب پھولوں کا ہدیہ لائے۔ عید کی تیاری اور عید کے دن جن احباب و خواتین نے امداد دی اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر بخشے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جلد سوئٹزرلینڈ اور دیگر مغربی ممالک کو اپنے نور سے منور کرے یہ اقوام تثلیث کے چنگل سے نکل کر دہریت کا شکار نہ ہو جائیں بلکہ خدائے واحد کو شناخت کر لیں اور محسن عالم سرور دو جہاں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت و صداقت کو پا لیں۔ اور خلیفۃ المسیح الثالث حضرت ناصر دین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے انصار میں شامل ہو کر خود پرچم دین کو اٹھا کر آگے بڑھیں اور دُنیا جلد یدخلون فی دین اللہ افواجًا کا نظارہ دیکھے۔

اللہ تعالیٰ کن لوگوں کو ناپسند کرتا ہے؟

۱۔ واللہ لا یھدی القوم الفسقین (الصف)
اللہ تعالیٰ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔

۲۔ واللہ لا یحب المفسدین (المائدہ)
اللہ تعالیٰ فساد کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

۳۔ واللہ لا یھدی القوم الظٰلمین
اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو کبھی ہدایت نہیں دیتا۔ (قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ)

درخواست دُعا

میرے والد محترم چوہدری عبدالواحد صاحب (گوجرہ) بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہیں اور ساتھ ہی ہچکی کی بھی تکلیف ہے احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحتِ کاملہ اور عمر دراز فرمائے۔ آمین
(امۃ الحنیف لیکچرار ریاضی جامعہ نصرت ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عشق الٰہی

(از مکرم غلام رسول صاحب اعوان پنشنر۔ ڈیرہ غازیخان)

جس بابرکت وجود نے دنیا میں سب سے زیادہ اللہ تعالےٰ سے محبت کی۔ وہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود باجود تھا۔ آپ حضرت احدیت کے عشق میں اتنے سرشار رہتے تھے۔ کہ مکہ کے لوگ کہتے۔ کہ آپ کو اللہ تعالےٰ سے عشق ہوگیا ہے۔ (عشق محمد علی ربہٖ) اسی عشق کی گواہی خود اللہ تعالےٰ نے دی۔ قرآن میں ہے۔ "ووجدک ضالًّا فھدیٰ" کہ ہم نے آپ کو اپنے عشق میں گم گشتہ پایا۔ پس اپنے تک پہنچنے کی راہ دکھا دی۔ اللہ تعالےٰ سے وصال کی تڑپ حضور کو آٹھوں پہر بے قرار رکھتی۔ اور یہی تڑپ آپ کو غارِ حرا میں لے جاتی۔ جہاں وہ اپنے رب کی مناجات میں ہفتوں لگے رہتے کھانے پینے کا کچھ تھوڑا سا سامان ساتھ لے جاتے۔ اور دن رات وہاں بیٹھ کر دعاؤں میں مصروف ہوجاتے چنانچہ حضور کی محبت نے اللہ تعالےٰ کی محبت کو کھینچا۔ حضور کے قلب مطہر پر حضرت احدیت نے جلوہ گری فرمائی۔ حسن وعشق ملے۔ تپیدہ دل کو قرار آگیا۔

لیکن اس جلوہ گری کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے حضور کو ایک بہت بڑا کام سپرد کیا گیا اور وہ ساری دُنیا کی ہدایت کا کام تھا یہ سچ ہے۔ کہ عاشق ہر بوجھ کو ہلکا سمجھتا ہے اور جو کام بھی اُسے اپنے محبوب کی طرف سے سپرد کیا جائے۔ اُسے برضا ورغبت کرنے کو تیار ہوجاتا ہے۔ چنانچہ آپ نے یہ عظیم کام اپنے ذمہ لے لیا۔ اور اس بارِ امانت کو خوشی خوشی اُٹھا لیا۔ اور اسی عشق کی بدولت اس کام کو آخری دم تک نبھایا اور کامیاب ہوئے۔

عارفین کا مقولہ ہے کہ اللہ تعالےٰ جس شخص سے مشکل کام کراتا ہے۔ اُسے اپنی محبت کا جام پلاتا ہے۔ تاکہ وہ مشکلات کی گھاٹیوں سے گھبرا نہ جائے۔ اور قدم آگے ہی آگے بڑھائے اللہ تعالےٰ نے بھی اپنی محبت اور عرفان کے لبالب جام حضور کو پلائے۔ اور اسی کے طفیل ساری دنیا کی ہدایت کا کام حضور پر آسان ہوگیا۔ سرکار دوعالم اللہ تعالےٰ کی صفات کے مظہر اتم بنے۔ وُہی اخلاق دکھلائے جو اللہ تعالےٰ کو پسند تھے۔ ہر مصیبت میں سے گذرے۔ مگر اُف تک نہ کی۔ اپنے رب سے راضی رہے۔ حضور کا ارشاد ہے۔ کہ سب سے زیادہ مصائب انبیاءؑ پر آتے ہیں۔ اور اُن میں سب سے زیادہ مصائب مجھ پر آئے۔ دُنیا والوں نے آپ کو بے حد تکالیف پہنچائیں لیکن اُن کو خوشی خوشی برداشت کیا۔ ایک لفظ بھی شکوہ کا زبان پر نہ آیا۔ اور نہ اذیت دینے والوں کے لئے بد دعا کی۔ طائف والوں نے جب آپ کے پیغام کو نہ سُنا۔ اور لڑکوں اور لفنگوں کو آپ کے پیچھے لگا دیا۔ وہ پتھر مارتے جاتے تھے۔ اور گالیاں بھی دیتے جاتے تھے۔ اُس وقت بھی رحمت دوعالم کی زبان سے اُن کے حق میں بُرا کلمہ نہ نکلا۔ پھر جب آپ ایک ندی کے کنارے اپنے زخموں کو صاف کر رہے تھے۔ تو غلام زید نے کہا۔ کہ حضور اُن لوگوں کیلئے آپ بد دعا کیوں نہیں کرتے۔ انہوں نے ہمیں سخت تکلیف پہنچائی ہے۔ آپ نے فرمایا نہیں نہیں۔ یہ لوگ مجھے پہچانتے نہیں۔ میں ان کی ہدایت کے لئے آیا ہوں۔ تباہی کے لئے نہیں آیا۔ ایک فرشتہ بھی اس وقت نازل ہُوا۔ اور کہا۔ کہ اگر آپ چاہیں تو ہم اسی وقت طائف والوں کو غرق کر دیں مگر آپ نے فرمایا نہیں۔ نہیں۔ اگر یہ لوگ مجھے نہیں مانتے۔ تو کیا ہُوا۔ شاید ان کی اولاد میں سے مجھے ماننے والے پیدا ہوجائیں۔ یہ تھا حضور کا اخلاق گرامی۔

اور یہ سب اسی عشق کی وجہ سے تھا۔ جو حضور کو اللہ تعالےٰ سے تھا۔ حُسنِ ازل کی راہ میں ہر مصیبت کو اٹھانا اُن کے لئے آسان تھا۔ بلکہ عین راحت تھی۔ اس پر اللہ تعالےٰ کا سلوک بھی یہ ہُوا۔ کہ آپ کو وہ مقام عطا کیا گیا۔ جو دُنیا میں کسی کو نہ ملا۔ دنیٰ فتدلّٰی فکان قاب قوسین او ادنیٰ...... ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ۔ آپ کو مخاطب کرکے کہا گیا۔ یہ عشق و محبت کے جلوے تھے جو مختلف شکلوں میں آپ پر ظاہر ہوئے۔ اور انہیں کی بدولت دنیا کی ہدایت کا کام آپ پر آسان ہُوا۔

پھر دوسری طرف اسی عشق کا پرتو اللہ تعالےٰ کی مخلوقات پر بھی ہُوا۔ جو کچھ حضور کو ملا۔ وہ سب اللہ تعالےٰ کی راہ میں لوگوں کو دے دیا۔ اَن گنت دولت منوں سونا چاندی غلہ اور مویشی۔ غرض جو کچھ بھی ملا۔ راہ خدا میں لٹا دیا۔ اور اپنے لئے کچھ بھی نہ رکھا۔ مہینوں گھر میں آگ نہ جلتی تھی۔ کھانے کو وہی جَو کی روٹی۔ کچھ کھجور۔ یا جَو کے ستّو۔ اور پانی۔ یہ تھی حضور کی غذا۔ بیٹھنے کو کھجور کے پتوں کی چٹائی۔ اور سونے کے لئے ایک گدا۔ یہ تھا دربار رسالت کا ساز وسامان اور اس کی کل کائنات۔

عاشق کی محبت صرف اپنے محبوب سے نہیں ہوتی۔ بلکہ محبوب سے نسبت رکھنے والوں سے بھی ہوتی ہے۔ اس لئے حضور نے اللہ تعالےٰ کی مخلوق سے محبت کی۔ اُن کی ہدایت کے لئے دعائیں کیں۔ ان کی تعلیم وتربیت کے لئے کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔ جو کچھ بھی میسّر آیا اُن میں تقسیم کر دیا۔ مظلوموں کی دستگیری کی۔ یتیموں کی پرورش کی۔ غلاموں کے مولیٰ بنے۔ غریبوں پر دستِ شفقت دراز کیا۔ غرض ہر دل میں گھر کیا۔ اور ہر صحابی یہی سمجھتا تھا۔ کہ حضور کو دوسروں کی نسبت مجھ سے زیادہ محبت ہے غرض مخلوق سے جو محبت تھی۔ وہ خدا تعالےٰ سے عشق کا پرتو تھا۔ ورنہ اصل محبت تو حضور کو حضرت احدیت سے تھی۔

ایک بار حضرت عائشہ کسی کام کے واسطے حضور کے پاس گئیں۔ حضور اس وقت عبادت میں تھے۔ اور استغراق کی حالت تھی۔ حضرت عائشہ نے آواز دی۔ جواب نہ آیا۔ پھر آواز دی۔ تو حضور نے فرمایا کون؟ کہا عائشہ۔ فرمایا کون عائشہ؟ کہا عائشہ بنت ابوبکر۔ فرمایا کون ابوبکر؟ کہا ابوبکر بن ابو قحافہ۔ فرمایا کون ابو قحافہ؟ جب یہ سُنا تو ڈر گئیں اور چلی گئیں۔ جب ربودگی کا عالم دُور ہُوا۔ اور آپ گھر تشریف لائے تو حضرت عائشہ نے دریافت کیا۔ کہ حضور آج کیا بات تھی۔ فرمایا۔ عائشہ۔ جب ہم اپنے یار حقیقی سے راز ونیاز کی منزل میں ہوتے ہیں۔ تو اس وقت ہمیں دنیا وما فیہا کا کچھ بھی خیال نہیں آتا۔ جب کبھی ہم پر ایسی حالت طاری ہوجاتی۔ اُس وقت ہم سے کلام نہ کیا کرو۔ یہ تھی حضور کی اپنے رب سے راز ونیاز کی داستان۔ ایک حدیث میں آتا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اگر دنیا میں کسی سے محبت کرنا جائز ہوتا۔ تو ہم ابوبکر سے محبّت کرتے۔ دُنیا والوں کے ساتھ تو اخوت اور برادری ہے۔ محبت تو اللہ تعالےٰ کے لئے خاص ہے۔ اور پھر یہ بھی ہے۔ کہ کبھی کبھی حسن اپنے عاشق کو آزماتا ہے۔ جب راز و نیاز میں دیر ہوجاتی ہے۔ ہمکلامی میں توقف ہوجاتا ہے۔ تو عاشق تڑپ اٹھتا ہے ایک موقعہ پر ایسی حالت ہوئی۔ وحی کا سلسلہ کچھ عرصہ کے لئے منقطع ہوگیا۔ تو حضور نے خیال کیا۔ کہ شاید وہ یارِ ازل ناراض ہوگیا ہے۔ کیونکہ بہت عرصہ سے اپنے کلام سے سرفراز نہیں فرمایا۔ آپ کی تڑپ اور بے قراری بڑھ گئی۔ سوز میں زیادتی ہوئی۔ کئی دن اور راتیں اضطراب میں گذر گئیں۔ ادھر حسن میں بھی بے تابی ہوئی۔ وحی آئی۔ کہ اے میرے محبوب! ہمیں تیرے بیقرار دن اور راتوں کی قسم ہے۔ کہ ہم آپ سے ناراض نہیں ہوئے۔ اور نہ آپ کو چھوڑا ہے۔ اب تو جو کچھ چاہے گا۔ وہی کچھ ملے گا۔

والضحیٰ واللیل اذا سجیٰ
ما ودعک وما قلیٰ
ولسوف یعطیک ربک
فترضیٰ

پہنچا بلندیوں پہ وہ اپنے کمال سے
ناپید ظلمتیں ہوئیں اس کے جمال سے
حسنِ صفات ختم ہیں اس خوش خصال پر
صلوٰت اسکی ذات پر اور اسکی آل پر
اللھم صل علی محمد وعلی آل
محمد وبارک وسلم

اللہ تعالیٰ کن لوگوں کو پسند کرتا ہے؟

(۱) واحسنوا۔ ان اللہ یحب المحسنین (البقرہ)

ترجمہ:۔ (اے لوگو ایک دوسرے پر) احسان کیا کرو (کیونکہ) اللہ تعالےٰ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

(۲) ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطہرین (البقرہ)

اللہ تعالیٰ (اپنے گناہوں سے) توبہ کرنے والوں کو اور صفائی کا خیال رکھنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

(قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ)

درخواست دُعا

بندہ کو کچھ مشکلات درپیش ہیں اور کچھ بیمار بھی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

فیض محمد خان سیکرٹری مال
جماعت احمدیہ ٹوپی
ضلع مردان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذکر خیر

محترم چوہدری غلام احمد صاحب مرحوم

مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب کراچی

میرے والد محترم چوہدری غلام احمد صاحب مرحوم گوناگوں خوبیوں کے مالک تھے آپ کا وطن سعد اللہ پور ضلع گجرات تھا۔ آپ کے والد حضرت مولوی غوث محمد صاحب حضرت مسیح موعودؑ کے صحابی تھے جو قبول احمدیت سے قبل اپنے علاقے کے مشہور عالم اور جماعت احمدیہ سعد اللہ پور کے بانی تھے۔ گویا ایک دینی اور علمی گھرانے میں والد صاحب مرحوم کی پرورش ہوئی۔ آپ نے میٹرک کا امتحان ۱۹۲۷ء میں تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان سے پاس کیا۔ جس کے بعد ریلوے میں ملازم ہو گئے اور اپنی ملازمت کے سلسلہ میں زندگی کا بیشتر حصہ کراچی میں گزارا۔

آپ بڑے مخلص، نیک، کم گو اور متقی بزرگ تھے۔ اپنی شگفتہ مزاجی اور بلند اخلاقی کے باعث ہر دلعزیز تھے سادگی آپ کا شعار تھا۔ نفرت۔ کینہ اور بغض کے نام سے آپ ناآشنا تھے۔ نشست و برخواست اور گفتگو میں بڑا وقار تھا۔ گھریلو معاملات ہوں یا رشتہ داروں سے تعلقات، دوستوں سے حسن سلوک ہو یا اہل محلہ سے مراسم، جماعتی انتظامات ہوں یا محکمانہ ذمہ داریاں، آپکی زندگی ہر لحاظ سے قابل تقلید تھی۔ گھر میں آپ خیرکم خیرکم لاھلہ کی تصویر تھے اپنے بچوں سے بڑی محبت اور شفقت سے پیش آتے کبھی کسی نے آپ کے منہ سے گالی نہیں سنی ہر کسی کو اس کے نام سے پکارتے رہے۔ کبھی اونچی آواز سے نہ بولتے۔ اگر کوئی بات خلاف طبیعت ہوتی تو خاموش ہو جاتے جس سے دوسرے آپ کی ناپسندیدگی کا اندازہ لگا لیتے گھریلو کاموں میں بڑی دلچسپی لیتے گھریلو ضرورت کی اشیاء کا خاص خیال رکھتے اور خود جا کر یہ چیزیں لاتے مہمانوں کا خاص خیال رکھتے تھے۔ اگر کسی مہمان کی آمد کی پہلے سے خبر ہوتی تو خاص اہتمام کرواتے اور کھانے کے وقت مہمان کو کھانا کھائے بغیر کبھی نہ جانے دیتے آپ کی ایک خوبی یہ تھی کہ کبھی کسی دوست یا رشتہ دار کا شکوہ نہیں کیا اور نہ کبھی کسی کو برا کہا۔ آپ ہر شخص سے بڑی انکساری سے ملتے اور اس کی بات نہایت توجہ سے سنتے۔ ریلوے کے نچلے درجہ کے ملازمین آپ کے پاس آتے۔ آپ ان کی بات کو توجہ سے سنتے اور ان کے محکمانہ کام بڑی توجہ اور انہماک سے سرانجام دیتے بغیر کسی معاوضہ یا لالچ کے لوگوں کی درخواستیں لکھتے اور پھر ان کی پیروی بھی خود ہی کرتے آپ کی وفات پر کئی افراد نے کہا کہ وہ چوہدری صاحب کے احسانات زندگی بھر فراموش نہیں کر سکتے۔

آپ دینی امور کی پابندی کرتے تھے نماز گھر پر اہل خانہ کے ساتھ ادا کرتے یا حلقہ کی مسجد میں۔ رات کو تہجد ادا کرتے سونے سے پہلے دو نفل ضرور پڑھتے اور دوسروں کو بھی اس پر عمل کی تلقین کرتے۔ رمضان کے روزے عمر بھر پابندی سے رکھے۔ ذکر الٰہی آپ کا معمول تھا بیٹھے ہوئے، لیٹے ہوئے ذکر الٰہی میں مصروف رہتے۔ اپنی بیماری کے ایام میں لیٹے لیٹے نماز پڑھتے اور تسبیح کرتے رہے آپ چندوں میں کبھی بقایا دار نہیں رہے۔ ہر تحریک میں حصہ لیتے۔ اپنی اولاد کی تربیت کا آپ کو پورا خیال تھا۔ سب بچوں کو نماز پڑھنے تلاوت قرآن کریم کرنے اور ترجمہ سیکھنے کی تلقین کرتے۔ حضرت مسیح موعودؑ کی کتب پڑھنے دیتے اور اکثر دینی اور علمی موضوعات پر گفتگو کرتے۔ رسول کریمؐ اور آپ کے صحابہ کرامؓ کے سچے عاشق تھے۔ ہمیشہ آپ کی مثالیں دے کر ان پر عمل کی تلقین کرتے۔ دینی کتب کے مطالعہ کا بہت شوق تھا۔ ہمیشہ کوئی نہ کوئی کتاب زیر مطالعہ رہتی تاریخ سے گہری دلچسپی تھی۔ گھنٹوں اسلامی تاریخ کے واقعات سناتے۔

جماعت کے کاموں سے آپکو گہری دلچسپی تھی۔ آپ حلقہ مشرقی کے صدر تھے۔ بعد ازاں نئے قائم ہونے والے حلقہ محمود آباد کے صدر منتخب ہوئے اور اپنی وفات تک مسلسل سات سال تک صدر رہے۔ حلقہ کی تنظیم اور احباب کی تربیت کے لئے ہمیشہ فکرمند رہتے نوجوانوں کو نماز کا عادی اور چندوں کا پابند بنانے کی سعی فرماتے آپ کا یہ معمول تھا کہ ہر اتوار کو پیدل چل کر حلقہ کے تمام افراد کو ان کے گھروں پر ملتے اور ان کی خیریت دریافت کرتے یوں حلقہ میں ہر ایک کے ساتھ ذاتی مراسم رکھتے تھے۔ ضرورت مندوں کی ذاتی اور جماعتی طور پر مالی امداد کرتے۔ آپ کے عہد صدارت میں حلقہ محمود آباد میں دو مساجد قائم ہوئیں آپ کو سلسلہ کی تبلیغ کا بے حد شوق تھا۔ اس حلقہ میں عیسائیوں کی خاصی آبادی ہے۔ آپ کئی سال تک مسلسل انہیں تبلیغ کرتے رہے۔ بسا اوقات غیر از جماعت دوستوں کو چائے پر بلا کر مذہبی مسائل پر گفتگو کا انتظام کرتے۔ اور مربیان سلسلہ کو بھی اس موقع پر مدعو کرتے آپ کی ان تبلیغی مساعی کے سلسلہ میں دو خاندانوں کو اللہ تعالیٰ نے . . .

. . . .

. . . .

احمدیت قبول کرنے کی توفیق بخشی۔ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی تحریکات کے مطابق تعلیم القرآن کلاسز کا حلقہ میں انتظام کیا اور اسی طرح سورہ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات کو حفظ کرنے کے لئے حلقہ کے احباب کو توجہ دلاتے رہے۔ وفات سے کچھ عرصہ قبل حلقہ میں وقف عارضی پر آنے والے ایک دوست کے ہمراہ باوجود ٹانگ میں تکلیف ہونے کے تقریباً چار گھنٹے تک دورہ کرتے رہے۔ جب انہوں نے آپ کی تکلیف کی بناء پر آپ کو رکنے کا مشورہ دیا تو آپ نے فرمایا کہ ایسی معمولی بیماریوں سے یہ کام زیادہ اہم ہے۔ ۱۹۶۹ء میں آپ نے ملازمت سے ریٹائر ہونے پر پانچ ماہ اپنے گاؤں میں گزارے وہاں بھی جماعتی تنظیم ہر بات پر مقدم رہی اپنے قیام کے دوران قرآن کریم کا باقاعدہ درس جاری فرمایا اور خود ہر روز پابندی سے درس دیتے رہے قرآن کریم نہ جاننے والے بچوں اور بڑوں کو قرآن کریم پڑھاتے رہے۔

الغرض آپ نے اپنے قیام کے دوران جماعت احمدیہ سعد اللہ پور میں ایک نئی روح پھونک دی۔ جس کے لئے وہاں کا ہر فرد آپ کا ممنون ہے۔

(باقی)

آغا محمد عبداللہ خانصاحب آف نوابشاہ کی وفات

میرے والد محترم آغا محمد عبداللہ خان صاحب آف نوابشاہ ۱۲/۱/۵۳ بروز جمعہ بوقت ۲ بجے دن حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے اچانک وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم کے پسماندگان ایک بیوہ ۹ لڑکے اور پانچ لڑکیاں ہیں۔

والد صاحب مرحوم حضرت مولوی رحیم بخش صاحب صحابی کے بڑے لڑکے تھے۔ پیدائش ۱۹۰۷ء کی تھی۔ خدمت خلق کا خاص جذبہ رکھتے تھے آخر دم تک اپنے بھائیوں کی خدمت اور تربیت میں مشغول رہے۔ مہمان نواز اور سلسلہ عالیہ کے سچے عاشق تھے۔ دعاؤں پر بے حد یقین رکھتے تھے۔ تمام احمدی بھائی اور بہنیں خاص طور پر دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو علیین میں جگہ دے۔ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور مرحوم کی نیک باتوں پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ مرحوم کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ حضور کے ارشاد پر محترم قاضی محمد نذیر صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس کے بعد بوجہ موصی ہونے کے مقبرہ بہشتی ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے دعا فرمائی۔

(رشیدہ باسمہ اہلیہ مولوی بشارت احمد بشیر مبلغ غانا)

کیا آپ نے وقفِ جدید کے مراکز معلّمین کے قیام میں حصّہ لیا

اس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک درجن کے قریب ایسے دوست ہیں جنہوں نے وقف جدید کے ایک ایک معلّم کا خرچ برداشت کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کے چشمۂ جاریہ میں شرکت کا اہتمام کیا ہے ایک معلّم کا خرچ اندازاً ۱۳۶/۶۷/- روپے ماہوار ہے۔ آپ اس خرچ میں سے جس قدر حصہ بھی لے سکیں وہی آپ کے لئے بے اندازہ برکات کا موجب ہوگا۔ آپ کا کام صرف نیت کے مطابق قدم بڑھانا ہے ــــ اس کے شیریں پھل دینا رحمت خداوندی پر منحصر ہے۔

ناظم مال

صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارے محبوب امام ایدہ اللہ کا مقرر فرمودہ ٹارگٹ

اور مخلصین جماعت کا فرض

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کے پینتیسویں سال کا اعلان فرمانے کے بعد جو وعدہ جات کا ٹارگٹ مقرر فرمایا تھا وہ جملہ جماعتوں کے عہدیداران کو مکلف کرتا ہے کہ اپنی جماعت کے وعدوں میں کم از کم چالیس فیصد اضافہ رونما کریں۔ مخلصین جماعت کو اس ٹارگٹ کو پورا کرنے کے لئے بڑھ چڑھ کر قربانی پیش کرنی چاہیئے۔ حضور ایدہ اللہ کا اصل ارشاد بحوالہ الفضل یکم احسان ۱۳۴۸ہش (۳/۶۹) حسب ذیل ہے۔ فرمایا:-

"ہم نے اپنے سامنے جو ٹارگٹ رکھا ہے اور ہم نے جو فیصلہ کیا ہے کہ تحریک جدید میں اتنی رقم جمع ہو سکتا جماعتوں کو وہ جمع کرنی چاہیئے اور یہ طے شدہ منصوبہ ۹۰,۰۰۰ روپیہ کے بجٹ پر مشتمل ہے۔"

جو جماعتیں پینتیسویں اور چھتیسویں سال کے وعدہ جات میں مطلوبہ اضافہ پیش نہیں کر سکیں ان کا فرض ہے کہ سال رواں میں اس ٹارگٹ کو حاصل کر کے دم لیں۔ اللہ تعالیٰ سب کا حامی و ناصر ہو۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

قائدین اضلاع ہفتہ وصولی کی وصول شدہ رقوم جلد مرکز بھجوانے کا انتظام کریں

خدام الاحمدیہ کا ہفتہ وصولی ختم ہو گیا ہے قائدین اضلاع سے درخواست ہے کہ وہ مجالس میں وصول شدہ چندہ کی رقوم جلد از جلد مرکز کو بھجوانے کا انتظام کریں۔ نیز مجالس کو ہفتہ وصولی کی رپورٹ بھی مرکز میں بھجوانے کی تلقین کریں (مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ناظمین اطفال الاحمدیہ توجہ فرمائیں

اکثر مجالس اطفال الاحمدیہ کی وصولی ابھی تک صفر ہے۔ ناظمین اطفال الاحمدیہ سے گزارش ہے کہ وہ جائزہ لیں اور اگر ابھی تک چندہ مرکز نہیں بھجوایا تو فوری طور پر پانچ ماہ کا چندہ مرکز کو ارسال فرما دیں (مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

احباب فضل عمر ہسپتال میں غریب اور نادار مریضوں کے علاج کیلئے

صدقہ کی زیادہ سے زیادہ رقوم بھجوانے کی کوشش کریں

(محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل افیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

اللہ تعالیٰ کا بے حد فضل اور احسان ہے کہ اس نے احباب جماعت کو اس بات کی توفیق عطا فرمائی کہ وہ غریب اور نادار مریضوں کے لئے صدقات کی رقوم بھجواتے رہتے ہیں اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۱۹۵۹ء سے احباب جماعت کے تعاون سے لاکھوں غریب مریض اس تحریک سے استفادہ کر چکے ہیں۔ مگر اب کچھ عرصہ سے صدقات کی رقوم کم آ رہی ہیں اور نسبتاً اخراجات زیادہ ہو گئے ہیں ان حالات میں ڈر ہے کہ کہیں اس کار ثواب کو بند نہ کرنا پڑے

لہٰذا خاکسار احباب جماعت کی خدمت میں درخواست کرتا ہے کہ وہ اس کار خیر میں زیادہ سے زیادہ رقوم بھجوانے کی کوشش کریں تا جو صدقہ جاریہ شروع کیا گیا ہے وہ ہماری کسی سستی کی وجہ سے بند نہ ہو جائے۔ وما توفیقنا الا باللہ

(خاکسار ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

دفتر مینیجر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں اور پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں (مینیجر الفضل)

عطیہ جات برائے دار الاقامۃ النصرت

دوستوں کو معلوم ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے فیصلہ کے مطابق ۱۹۶۲ء سے ربوہ میں ایک ہوسٹل بنام دار الاقامۃ النصرت قائم ہے جس میں نادار اور یتیم طلباء رہائش رکھتے ہیں۔ اس ادارے کے تمام اخراجات، احباب جماعت کے عطیہ جات سے پورے کئے جاتے ہیں۔

اس ادارے کے لئے یہ دوست ماہوار عطیہ عنایت فرماتے ہیں۔

(نگران دار الاقامۃ النصرت)

مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب
" صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب
" مولوی سلطان محمود انور صاحب
" ڈاکٹر محمود احمد ظفر صاحب تنزانیہ
" مولوی محمد دین صاحب صدر - صدر انجمن احمدیہ
" چوہدری عبد الواحد صاحب
" مرزا غلام احمد صاحب
" گیانی عباد اللہ صاحب
" بشیر احمد صاحب خادم
" مختار احمد صاحب ہاشمی
" نصر اللہ خان ناصر صاحب
" میاں غلام محمد صاحب اختر
" سید عبد الرزاق شاہ صاحب
" حمید احمد خالد صاحب
" نور احمد مرتضےٰ صاحب
" مولوی رشید احمد صاحب چغتائی
محترمہ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ سلمہا
" " مہر آپا صاحبہ
" بیگم صاحبہ مکرم ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب سرگودھا
" رشیدہ مرزا صاحبہ اہلیہ مرزا سلطان بیگ صاحب مرحوم لندن

بعض دوست گاہے گاہے بھجواتے رہتے ہیں چنانچہ جن دوستوں نے ماہ تبلیغ / فروری ۱۳۵۰ہش / ۱۹۷۱ء میں عطیہ جات بھجوائے ہیں ان کے نام شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔

	روپے
مکرم علی اکبر صاحب ڈاکخانہ کمال ڈیرہ ضلع نواب شاہ سندھ	۲۰/-
" ناصر احمد صاحب راولپنڈی	۲۰/-
مکرمہ بیگم صاحبہ لطیف طاہر کراچی	۵۰/-
" بشارت منیر صاحبہ اہلیہ ملک غلام نبی صاحب سابق مبلغ غانا	۲۵/-
مکرم کیپٹن سلیم احمد صاحب کراچی	۵۱/-
" منیر احمد صاحب مبشر ربوہ	۱۵/-
" مرزا ناصر احمد صاحب بذریعہ مکرم قریشی نور الحق صاحب تنویر	۵/-
" حاجی عبد اللطیف صاحب ممی بذریعہ مکرم مولوی غلام احمد صاحب بدوملہی	۱۰۴/۷۰
" شیخ واجد بین صاحب " " " " " "	۵۲/۳۵
" ملک رفیق احمد صاحب مربی سلسلہ لائل پور	۶/-
" مرزا محمد یعقوب و مرزا محمد ایوب صاحبان بذریعہ شیخ محمد صاحب سیکرٹری مال اوکاڑہ	۵۰/-
" اقبال احمد صاحب العاینت لاہور ۱۲	۳۰/-
مکرمہ بیگم صاحبہ ایم خورشید صاحب لاہور چھاؤنی	۱۰/-
طالبات جامعہ نصرت بذریعہ مکرمہ پرنسپل صاحبہ	۲۲/-
مکرمہ طاہرہ صدیقہ صاحبہ شاہکوٹ ضلع شیخوپورہ	۵/-
مکرم سردار غلام احمد مصطفےٰ صاحب کماس ضلع لاہور	۱۷/-
" سردار نذیر احمد صاحب نانو ڈوگر ضلع شیخوپورہ	۸/۵۰
" شیخ محمد اسلم صاحب کماس ضلع لاہور	۸/۵۰
" چوہدری محمد نعیم صاحب ۱۳۰ ویسٹ وہارف کراچی ۳	۱۰۰/-
" کریم احمد صاحب کراچی (خود ۱۰/- والدہ صاحبہ ۵/-)	۱۵/-
" چوہدری محمد طفیل صاحب محلہ ککے زئیاں رنگپورہ شہر سیالکوٹ	۱۰/-

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

مشرقی پاکستان کے ہنگاموں میں ۱۷۲ افراد جاں بحق ہو گئے

ڈھاکہ ۱۰ مارچ۔ حکومت نے ایک پریس نوٹ جاری کیا ہے جس کے مطابق مشرقی پاکستان میں گزشتہ ہفتہ کے دوران ایک سو بہتر افراد ہلاک اور تین سو اٹھاون زخمی ہوئے ایک سو بہتر میں سے صرف ۲۳ افراد فوج کی فائرنگ سے ہلاک ہوئے باقی اموات زیادہ تر بلوائیوں کے ایک دوسرے پر حملوں کے نتیجہ میں واقع ہوئی ہیں۔

جنرل ٹکا خان کو مشرقی پاکستان کا مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر مقرر کر دیا گیا

راولپنڈی ۱۰ مارچ۔ چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کے ہیڈ کوارٹرز سے مارشل لاء کا ضابطہ ۷۵ جاری کیا گیا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ لفٹننٹ جنرل ٹکا خان ستارہ پاکستان کو ۷ مارچ سے مشرقی پاکستان کا مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر مقرر کیا گیا ہے سابق گورنر وائس ایڈمرل ایس ایم احسن کے سبکدوش ہونے پر جنرل موصوف کو صوبہ کا گورنر مقرر کیا گیا تھا اب نئے حکم کے ماتحت انہیں مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر بنا دیا گیا ہے۔

اعزازات عطا کرنے کی تقریب ملتوی

راولپنڈی ۱۰ مارچ صدر جنرل آغا محمد یحیٰی خان جلد ہی مشرقی پاکستان جا رہے ہیں توقع ہے کہ اس دورہ کے دوران صدر یحیٰی خان صوبہ کی صورت حال کا جائزہ لیں گے دریں اثناء ڈھاکہ میں ۱۴ مارچ کو اور راولپنڈی میں ۲۳ مارچ کو اعزازات عطا کرنے کی تقریبات ملتوی کر دی گئی ہیں۔ ان تقریبات کا التواء صدر مملکت کے حکم سے ہوا ہے۔

قومی اسمبلی میں پیپلز پارٹی کی خواتین امیدوار

لاہور ۱۰ مارچ پیپلز پارٹی کے مرکزی پارلیمانی بورڈ نے قومی اسمبلی میں خواتین کے لئے پنجاب کی تین نشستوں کی امیدواروں کے ناموں کا اعلان کر دیا ہے ان میں لاہور سے بیگم نسیم جہاں۔ لائل پور سے مسز نرگس اقبال سندھو اور رحیم یار خان کی مس زاہدہ سلطانہ شامل ہیں۔ سندھ سے مسز اشرف عباسی کو پارٹی امیدوار نامزد کیا گیا ہے۔

مشرقی پاکستان سے غیر ملکی باشندوں کا انخلاء

بون ۱۰ مارچ۔ مغربی جرمنی کی وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے بتا دیا ہے کہ مشرقی پاکستان کی صورت حال کے پیش نظر مشرقی پاکستان سے مغربی جرمنی کے باشندوں کا انخلاء شروع کر دیا گیا ۸ مارچ کو فضائیہ کا ایک طیارہ ۱۱۷ باشندوں کو مشرقی پاکستان سے لے کر بنکاک پہنچا اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل نے ڈھاکہ میں اپنے نمائندہ کو اختیار دے دیا ہے کہ اگر ضرورت محسوس کی جائے تو مشرقی پاکستان میں اقوام متحدہ کے سٹاف اور ان کے کنبہ کے افراد کو مشرقی پاکستان سے نکال لیا جائے

سیلون میں نظم و نسق مسلح افواج کے سپرد کر دیا گیا

کولمبو ۱۰ مارچ۔ سیلون میں امریکہ کے خلاف احتجاجی مظاہروں اور خون ریز ہنگاموں کو کچلنے کے لئے مسلح افواج کی امداد حاصل کر لی گئی ہے۔ اور انہوں نے فوری طور پر امن و امان برقرار رکھنے کی ذمہ داریاں سنبھال لی ہیں۔ اس بات کا اعلان وزیر اعظم نے پرسوں کولمبو پارلیمنٹ سے خطاب کرتے ہوئے کیا ادھر ملک بھر میں ہند چینی کے بارہ میں امریکی پالیسی کے خلاف احتجاجی مظاہروں نے نازک صورت اختیار کر لی ہے۔

نئی دہلی ۱۰ مارچ مراد آباد میں انتخابات کے موقعہ پر جو کشیدگی پھیلی تھی اس نے باقاعدہ ایک مسلم کش فساد کی صورت اختیار کر لی جب ہندو جن سنگھیوں نے مسلمانوں پر حملہ کر دیا۔

درخواستِ دعا

خاکسار آج کل امریکہ آیا ہوا ہے ارادہ ہے کہ عمرہ اور مقامات مقدسہ کی زیارت کر کے اپریل میں واپس آؤں احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان مقدس مقامات کی برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے اور میری دعاؤں کو قبول فرمائے سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو اور بخیر و عافیت واپس لائے۔ آمین۔

(چوہدری عبداللطیف آف ملتان حال واشنگٹن امریکہ)

۲۔ خاکسار کی اہلیہ سخت بیمار ہیں ان کے لئے دعا کی درخواست ہے

احمد علی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کپرنوکنہ

۳۔ میرے والد صاحب بیمار ہیں احباب سے ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے فاروق عثمان ڈیرہ غازیخان

بالکل نیا تحفہ

کاجل نورِ بصر

تیار کردہ

دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

سپیشل کورس

مردانہ طاقت کی مجرب دوا -/۱۰

ری جو وی نیٹنگ کورس

طاقت و قوت کا خزانہ -/۳۰

پاور انجیکشنز

تفصیلات بصیغہ راز

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

نور کاجل

ربوہ کا مشہورِ عالم تحفہ

آنکھوں کی خوبصورتی صحت اور صفائی کے لئے

بہترین سُرمہ

جو متعدد جڑی بوٹیوں کا سیاہ رنگ جوہر ہے

بچوں بڑوں سب کے لئے مفید ہے۔

قیمت فی شیشی سوا روپیہ

سرمہ خورشید

ایک لاجواب

اور مجرب روزگار سرمہ

آنکھوں کی ہشیلی امراض، خارش پانی بہنا، موتیا بند، ککرے وغیرہ کے لئے

لاجواب تحفہ

قیمت فی شیشی ۷۵ پیسے۔

خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ۔ فون ۴۸

اِنعامی بانڈ..... کہ تمنّا کہیں جسے!

عمدہ مکان، اعلیٰ تعلیم، شادی... زندگی کی ہر تمنّا ایک انعامی بانڈ سے پوری ہو سکتی ہے۔ انعامی بانڈ کے ذریعہ لاکھوں خوش نصیب لوگوں کو اب تک کروڑوں روپے کے انعامات مل چکے ہیں۔ ہو سکتا ہے اس مرتبہ آپ کا بھی کوئی انعام نکل آئے۔ ہر قرعہ اندازی میں دس روپے والے انعامی بانڈ پر پانچ ہزار سے زائد اور پانچ روپے والے انعامی بانڈ پر دو ہزار سے زائد انعامات دیئے جاتے ہیں۔

بچت کی بچت ——— اِنعام کا اِنعام

بچت کیجیے

انعامی بانڈ خریدیئے

جاری کردہ: سنٹرل ڈائریکٹوریٹ آف نیشنل سیونگز۔ اسلام آباد

ORIENT

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی دعائیں سنتا ہے لیکن اُس نے اس کیلئے دو شرطیں رکھی ہیں

اوّل دعا کرنے والا پورے طور پر اس کے احکام پر عمل کرے دوم اُس پر یقین اور اعتماد بھی ہو

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ البقرہ کی آیت وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"قبولیت دعا کے لئے دو شرطیں ہیں۔ اوّل فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ تم میری باتیں مانو۔ دوم وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ اور مجھ پر یقین رکھو۔ جو لوگ ان شرائط کو پورا نہیں کرتے وہ دیندار نہیں۔ وہ میرے احکام پر نہیں چلتے۔ اس لئے میں بھی یہ وعدہ نہیں کرتا کہ میں ان کی ہر دعا سنوں گا۔ بےشک میں ان کی دعاؤں کو بھی سنتا ہوں مگر اس قانون کے ماتحت اُن کی ہر دعا کو نہیں سنتا لیکن جو شخص اس قانون پر چلتا ہے اور پھر دعائیں کرتا ہے میں اسکی ہر دعا کو سنتا ہوں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ بازار میں چند بنیئے بیٹھے آپس میں باتیں کر رہے تھے کہ کیا کوئی ایک پاؤ تل کھا سکتا ہے۔ وہ ایک پاؤ تل کھانا بہت بڑا کام سمجھتے تھے ان میں سے ایک نے کہا جو ایک پاؤ تل کھالے اس کو میں پانچ روپے انعام دوں گا۔ پاس سے ایک زمیندار گزر رہا تھا اس نے جب سُنا کہ پاؤ تل کھانے پر شرط لگی ہوئی ہے تو اس کی سمجھ میں یہ بات نہ آئی اس نے خیال کیا کہ بھلا ایک پاؤ تل کھانا کونسی بڑی بات ہے جس پر انعام دیا جائے ضرور اس کے ساتھ کوئی اور شرط ہوگی۔ وہ آگے بڑھا اور پوچھا شاہ جی! "تل سلیاں سمیت کھانے نے کہ بغیر سلیاں دے" یعنی پھلیوں سمیت تل کھانے ہیں یا الگ کیئے ہوئے بیج کھانے ہیں۔ اس زمیندار کے نزدیک تو پاؤ تل کھانا کوئی چیز نہ تھی لیکن وہ سب بنیئے تھے جو آدھا چھٹانک کھانے کے عادی تھے۔ جب اس نے یہ کہا کہ شاہ جی کیا تل پھلیوں سمیت کھانے ہیں تو اس بنیئے نے کہا! چوہدری صاحب آپ جائیے ہم تو آدمیوں کی باتیں کرتے ہیں۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ جہاں یہ کہتا ہے کہ میں پکارنے والے کی پکار کو سنتا ہوں وہاں بھی وہ آدمیوں ہی کا ذکر کرتا ہے جانوروں کا ذکر نہیں کرتا۔ وہ ہر پکارنے والے کی پکار کو نہیں سنتا۔ وہ صرف اُس شخص کی پکار کو سُنتا ہے جسے یہ احساس ہو کہ اللہ تعالیٰ پر ہی سب ذمہ داری نہیں بلکہ مجھ پر بھی کچھ ذمہ داری ہے۔ مثلاً اگر کوئی کہے کہ اے خدا فلاں کی لڑکی مجھے اُدھال کر لادے یا فلاں کا مال مجھے دے دے یا میرے فلاں دشمن کی جان نکال دے تو خدا تعالیٰ اپنے آپ کو ان دعاؤں کا مخاطب نہیں سمجھتا۔ پس فرمایا فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ میں ہر اس دعا کو سنتا ہوں جس کا کرنے والا پورے طور پر میرے احکام پر عمل کرے اور پھر اسے مجھ پر پورا یقین بھی ہو۔ اور جو ایسا کرتے ہیں وہ غلط دعائیں مانگتے ہی نہیں کیا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ ایسی دعائیں مانگتے تھے کہ اے خدا فلاں کا مال ظالمانہ طور پر ہمیں دے دے پس خدا تعالیٰ بھی یہاں انسانوں کا ذکر کرتا ہے حیوانوں کا نہیں۔ اور فرماتا ہے کہ میں دعائیں سُنتا ہوں۔ لیکن اس کے لئے دو شرطیں ہیں اوّل دعا کرنے والا پورے طور پر میرے احکام پر عمل کرے دوم اسے مجھ پر یقین بھی ہو جب اسے مجھ پر یقین ہوگا تو اس کا اعتماد بھی دعا کی قبولیت کے لیے کام آئے گا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ آپ سب سے زیادہ کس کے لئے دعا کرتے ہیں آپ نے فرمایا میں سب سے زیادہ اس شخص کے لئے دعا کرتا ہوں جو مجھے آکر کہے میرے لئے کوئی دعا کرنے والا نہیں آپ میرے لئے دعا کریں۔ جب وہ مجھ پر اعتماد کرتا ہے حالانکہ وہ میرا واقف بھی نہیں ہوتا تو میں اس پر اعتماد کیوں نہ کروں۔

پس فرمایا وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ جو مجھ پر یقین رکھتا ہے اور میرے منشاء کے مطابق دعا کرتا ہے میں اسکی دعا کو قبول کرتا ہوں لیکن جسے یقین نہ ہو اور وہ میرے منشاء کے مطابق دعا نہ کرتا ہو تو اسکی دعا قبول نہیں ہو سکتی"

یہ دین کے لئے اور دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"عزیزو! یہ دین کے لئے اور دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے اس وقت کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا۔ چاہیئے کہ زکوٰۃ دینے والا اسی جگہ اپنی زکوٰۃ بھیجے اور ہر ایک شخص فضولیوں سے اپنے تئیں بچاوے۔ اور اسی راہ میں وہ روپیہ لگاوے اور بہرحال صدق دکھاوے تا فضل اور روح القدس کا انعام پاوے کیونکہ یہ انعام ان لوگوں کے لئے تیار ہے جو اس سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں"۔ (کشتی نوح)

آپ کے ذمہ چندہ عام حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کا کوئی بقایا تو نہیں؟

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

زعماء انصار اللہ کے انتخابات

گزشتہ ماہ نبوت (نومبر) میں امراء اور صدر صاحبان کی خدمت میں درخواست کی گئی تھی کہ وہ آئندہ تین سالوں کے لئے زعماء اور زعماء اعلیٰ کے انتخابات کروا کے اپنی سفارش کے ساتھ رپورٹ صدر محترم کی خدمت میں منظوری کے لئے بھجوا دیں۔

الحمد للہ کہ بہت سے امراء اور صدر صاحبان نے اس سلسلہ میں تعاون فرماتے ہوئے انتخابات مرکز میں بھجوا دیئے ہیں لیکن بعض مجالس میں ابھی انتخابات ہونے باقی ہیں۔ میری درخواست ہے کہ جن مجالس میں ابھی انتخاب نہیں ہوا وہاں امراء اور صدر صاحبان ازراہ کرم اوّلین فرصت میں انتخاب کروا کے منظوری کے لئے مرکز میں بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

آل پاکستان طاہر کبڈی ٹورنامنٹ

چھٹا آل پاکستان طاہر کبڈی ٹورنامنٹ ۱۲-۱۳-۱۴ مارچ ۱۹۷۱ء ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے جس میں

۱۔ کلب سیکشن میں لاہور ڈویژن۔ پاکستان ویسٹرن ریلوے۔ ربوہ اے۔ ربوہ بی۔ ڈسٹرکٹ ٹیم سیالکوٹ و گوجرانوالہ۔ جہانیاں۔ واہ کینٹ۔ اور چک ۲۰۰ ر ب لائل پور

۲۔ کالج سیکشن میں۔ زمیندارہ کالج گجرات۔ میونسپل انٹر کالج وزیر آباد۔ اسلامیہ کالج لائل پور۔ انٹرمیڈیٹ کالج لائل پور۔ کالج منڈی بہاؤالدین۔ گورنمنٹ کالج جھنگ۔ ٹی آئی کالج ربوہ۔ اسلامیہ کالج گوجرانوالہ۔ اور گورنمنٹ کالج سرگودھا کی ٹیمیں شرکت کر رہی ہیں

ٹکٹ

۱۔ ٹکٹ سٹیج سیزن ... ۲۵	۵۔ ٹکٹ عام یومیہ ۷۵ پیسے
۲۔ " کرسی سیزن ... ۵	۶۔ ٹکٹ اطفال سیزن ۷۵ پیسے
۳۔ " " یومیہ ... ۲	۷۔ " " یومیہ ۳۰ پیسے
۴۔ " عام سیزن ۵۰-۱	

محمد اعظم اکسیر
سیکرٹری ٹورنامنٹ

امتحانات

اطفال الاحمدیہ کے سالانہ مرکزی امتحانات انشاء اللہ تعالیٰ ماہ ہجرت (مئی) کے آخر میں منعقد ہوں گے۔ ہر احمدی بچے کا فرض ہے کہ کسی نہ کسی امتحان میں ضرور شامل ہو اور اس کے مطابق "کامیابی کی راہیں" کتاب سے تیاری کرے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مدد فرمائے آمین

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴